REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ

عَسٰى أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل

ربوہ

قیمت سالانہ ۲۴ روپے

یوم چہارشنبہ

۲۴ شعبان ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۷ امان ۱۳۳۶ھش ۲۷ مارچ ۱۹۵۷ء | نمبر ۷۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۶ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج پونے نو بجے صبح حضور چند دن کے لئے جابہ تشریف لے گئے۔ امیر مقامی حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقرر فرمایا ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایک ملک کا دوسرے ملکوں کے علاقے پر قبضہ ایشیائی افریقی اتحاد کے لئے انتہائی خطرناک ہے

ایشیائی افریقی طاقتوں کو وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی کا انتباہ

ڈھاکہ ۲۶ مارچ۔ وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ اگر ایک ملک دوسرے ملکوں کے علاقے پر آسانی سے قبضہ کرتا رہا تو ایشیائی افریقی اتحاد کو کبھی برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ وزیر اعظم ایک استقبالیہ تقریب میں سپاسنامے کا جواب دے رہے تھے۔ آپ نے کہا ایشیائی افریقی گروپ کے جو لوگ یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ پاکستان اور ہندوستان کو باہم مل کر کشمیر کا مسئلہ خود ہی طے کرنا چاہیئے۔ وہ دراصل یہ نہیں چاہتے کہ اس مسئلے کے بارے میں عالمی رائے عامہ کو کچھ کہنے کا موقعہ ملے۔ آپ نے مزید کہا عالم اسلام مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے ساتھ ہے۔ نہ تو صرف عرب ممالک کو عالم اسلام کہا جا سکتا ہے۔ اور نہ کسی ایک عرب ملک کو ہم دنیائے عرب سے تعبیر کر سکتے ہیں جہاں تک عربوں کا تعلق ہے۔ وہ تو کبھی یہ تصور کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی فی الحقیقت ان کے نزدیک اس کا کوئی جواز موجود ہے۔ کہ کسی ایسے علاقے کو جس کی بہت بھاری اکثریت مسلمان ہو غیروں کے حوالے کر دیا جائے۔ آپ نے عرب ملکوں سے پاکستان کی دوستی اور ہمدردی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ عالم عرب کے مسئلے پاکستان کے مسئلے ہیں۔ پاکستان پوری طرح ان کے ساتھ ہے۔ اسی طرح وہ توقع رکھتا ہے کہ عرب ممالک بھی اسی طرح پاکستان کا ساتھ دیں گے۔ اور ہر عرب خود کو عرب ہی نہیں بلکہ مسلمان بھی سمجھے گا۔ آپ نے مزید کہا کہ کشمیر کے بارے میں اب پوری آزاد دنیا کا ضمیر بیدار ہو چکا ہے۔ اور اقوام متحدہ نے بھی حق و انصاف کا ساتھ دے کر اپنے وقار کو بلند کر لیا ہے۔ اب ہندوستان کوشش کرے گا کہ کشمیر کا مسئلہ جنرل اسمبلی میں نہ جائے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہاں...

اگر جھوٹے سچے بہانوں کی آڑ لے کر بین الاقوامی عہد توڑے گئے

تو دنیا میں عام بدامنی پھیل جائیگی (نون)

کراچی ۲۶ مارچ۔ وزیر خارجہ ملک فیروز خاں نون نے کہا ہے کہ اگر جھوٹے سچے بہانوں کی آڑ لے کر بین الاقوامی وعدے توڑے گئے تو دنیا میں عام بدامنی پھیل جائیگی یہ بات انہوں نے بھارتی صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد کے اس بیان کے جواب میں کہی ہے۔ کہ کشمیر کی ریاست ۱۹۴۷ء میں ہی ہندوستان کا حصہ بن چکی ہے۔ ملک فیروز خاں نون نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں صدر بھارت کے اس دعوے کو چیلنج کرتے ہوئے اس کی تردید میں کئی دستاویزی ثبوت پیش کئے ہیں۔ ان دستاویزوں میں لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا بیان۔ پنڈت نہرو کے متعدد ٹیلیگرام اور اقوام متحدہ کے بیانات شامل ہیں جن میں اس امر کا صراحت سے ذکر موجود ہے کہ کشمیر کے الحاق کا فیصلہ کشمیر کے عوام ہی کریں گے۔ ملک نون نے اپنے بیان میں سلامتی کونسل کی قراردادوں کا بھی حوالہ دیا ہے اور کہا ہے کہ وقت کے ساتھ سابقہ وعدوں کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ قوموں اور ملکوں کے وعدے بھی افراد کے وعدوں کی طرح قابل احترام ہونے چاہئیں۔ اگر یہ نہیں تو پھر دنیا سے امن کا اٹھنا لازمی ہے۔

...ہم بھی دنیا کی رائے عامہ پاکستان کی ہی حمایت کریگی۔ جناب سہروردی نے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو سے اپیل کی۔ کہ وہ عالمی رائے عامہ کا احترام کرتے ہوئے بین الاقوامی وعدوں کو پورا کریں۔ ورنہ ان کا وقار ختم ہو جائے گا۔ اور ہندوستان کا وقار بھی دنیا کی نظروں میں گر جائے گا۔

اردن کمیونسٹ چین کو تسلیم کر لیگا

عمان ۲۶ مارچ۔ وزیر اعظم اردن مسٹر سلیمان بنلوسی نے کل کمیونسٹ چین کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران کہا کہ ان کی حکومت کمیونسٹ چین کو تسلیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے عربوں کی حمایت کے لئے حکومت چین کا شکریہ بھی ادا کیا۔

قومی اسمبلی کے لئے ڈاکٹر خان صاحب کا انتخاب کالعدم قرار دیدیا گیا

کراچی ۲۶ مارچ۔ مسٹر جسٹس کانسٹنٹائن اور مسٹر جسٹس لاری پر مشتمل مغربی پاکستان ہائیکورٹ کراچی بنچ کے ڈویژن بنچ نے ایک رٹ درخواست منظور کر لی۔ اس درخواست میں سابق بلوچستان سے قومی اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے ڈاکٹر خان صاحب کے انتخاب کے جواز کو چیلنج کیا گیا تھا۔

مسٹر سہروردی عنقریب افغانستان جائیں گے

کراچی ۲۶ مارچ۔ اعلیٰ سرکاری ذرائع نے آج یہاں توقع ظاہر کی ہے کہ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی عنقریب افغانستان کا دورہ کریں گے۔ ان ذرائع نے بتایا ہے کہ مسٹر سہروردی شاہ ظاہر شاہ کے مجوزہ دورۂ پاکستان سے پہلے ہی کابل جائیں گے۔ وزیر اعظم پاکستان کو افغان وزیر اعظم سردار داؤد خان نے گزشتہ سال افغانستان کے دورے کی دعوت دی تھی۔

اطفال الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۲۷ مارچ۔ بروز بدھ اطفال الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام اطفال وقت پر حاضر ہوں۔

منیر محمود ناظم اطفال ربوہ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۵۷ء

دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے

ذیل میں ہم معاصر روز نامہ تسنیم کی اشاعت ۱۶ مارچ ۱۹۵۷ء کے "افکار امروز" کے کالم سے ایک نوٹ جو "اسلام کی کشش" کی ذیلی سرخی کے تحت شائع ہوا ہے بعینہٖ نقل کرتے ہیں:۔

"اسلام کی کشش

امریکہ کے ایک عیسائی ادارہ کے صدر ڈاکٹر اسمتھ نے انکشاف کیا ہے کہ پچھلے پچاس سال میں ساڑھے بارہ کروڑ انسانوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ ڈاکٹر اسمتھ نے تبلایا ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ میں جو روحانی خلا موجود ہے۔ اسے پُر کرنے کے لئے اسلام بدھ مذہب اور ہندو ازم اپنی اپنی کوششیں کر رہے ہیں۔

شہادت اپنی نہیں کہ مبالغہ کا الزام عاید ہو۔ بلکہ عیسائی ادارے کی ہے۔ اور اعداد و شمار کی روشنی میں ہے۔ دنیا کی آبادی کا بیسواں حصہ جس پچاس سال میں اسلام کا حلقہ بگوش ہوا ہے۔ اس پچاس سال میں کہیں کوئی ہلالی لڑائی لڑی گئی ہے۔ کوئی تاخت مسلمان حکومتوں نے کہیں کی ہے؟ کہیں بوسے خون والا افسانہ دہرایا گیا ہے؟ چھوڑیئے اسے! کہیں کوئی قابل ذکر مسلمان حکومت بھی کسی جگہ اس دور میں پائی گئی ہے۔ کہ جس کے مادی غلبہ ہی نے دنیا کی آنکھیں چکا چوند کر دی ہوں۔ اس کے برخلاف جہاں ذلت ہی ذلت تھی۔ گراوٹ ہی گراوٹ تھی۔ خلافت کا لبادہ اسی دور میں مسلمانوں سے چھنا جس نے اور نہیں تو ایک اُمت ہونے کا احساس ان میں زندہ کر ہی رکھا تھا۔ ان کی کئی ریاستیں اسی دور میں ٹکڑے ٹکڑے ہوئیں۔ کتنی ہی جگہوں سے ان کی ہوا اکھڑنے کا دور بھی یہی پچاس سال ہیں۔

نکبت و مسکنت کے اسی دور میں قبولیت حق کی یہ رفتار کیا اسلام کا ایک کھلا معجزہ نہیں۔ اور کیا یہ واقعہ مسلمانوں کو اس بات پر اکسانے کے لئے کافی نہیں۔ کہ وہ اگر تبلیغ و دعوت کے مشن کے لئے اپنی بہترین صلاحیتیں لگا دیں۔ تو چند سالوں کی کوشش ہی سے ساری دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے۔"

ہم نے نوٹ کے آخری الفاظ جلی کر دیئے ہیں۔ یہی بات ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ۶۰ سال پہلے مسلمانوں کے سامنے پیش کی تھی۔ اور آپ کے زمانہ میں اور بعد میں جماعت احمدیہ نہ صرف اس پر زبانی زور دیتی چلی آئی ہے۔ بلکہ ساری دنیا میں اسلامی مشن قائم کر کے عملاً بھی اس کام کا نمونہ پیش کر رہی ہے۔ اور اب کہیں جا کر بعض درد مند مسلمانوں کو عملاً نہ سہی اس بات کا اعتراف کرنا پڑ رہا ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ کہا تھا۔ وہ سو فی صدی درست ہے۔ اگرچہ اس کا کھلے کھلے الفاظ میں اعتراف کرنے کی ان کو ابھی توفیق نہیں ملی۔ جنہوں نے اس حقیقت کو اب محسوس کر لیا ہے۔ اور جہاں تک عمل کا تعلق ہے۔ اب بھی بقول غالب یہی حالت ہے کہ ؎

جز قیس کوئی اور نہ آیا بروئے کار
صحرا، مگر بتنگئ چشمِ حسود تھا

آج بھی سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی اسلامی کہلانے والی جماعت نہیں۔ جو یہ کام کر رہی ہو۔ ایسی جماعت نہ پاکستان میں ہے۔ اور نہ کسی دیگر اسلامی ملک نے ابھی تک پیدا کی ہے۔ ویسے بڑی بڑی اسلامی تعلیم گاہیں موجود ہیں۔ اور اشاعت و تبلیغ کا ادعا کرنے والی اسلامی جماعتیں بھی کچھ کم نہیں۔ اور عوام مسلمانوں سے اس نام سے روپیہ بھی بے شمار لیا جاتا ہے۔ مگر حقیقی کام صفر ہے۔ صرف یہی نہیں کہ ایسی جماعتیں کوئی حقیقی تبلیغ و اشاعت کا کام نہیں کر رہیں۔ بلکہ افسوسناک امر یہ ہے۔ کہ اکثر ایسی جماعتیں نہ صرف اپنی ذرا سی توجہ بھی اس طرف نہیں دے رہیں۔ اور اس لحاظ سے تضیع اوقات اور عوام مسلمانوں کی قربانیوں کو ضائع کر رہی ہیں۔ بلکہ تخریبی کام کر رہی ہیں۔ بعض ایسی جماعتیں تو اپنے ملک میں حکومت پر قبضہ کرنے میں لگی ہیں اور اس طرح تفریق و تشتت کا مزید دروازہ کھول رہی ہیں۔ اور بعض مسلمانوں کو ہی کافر بنانے اور منوانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں۔

اس کے باوجود جیسا کہ مندرجہ بالا نوٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ اسلام ترقی کر رہا ہے۔ اور اس سے اور بھی یہ بات درخشندہ ہو جاتی ہے۔ کہ

"نکبت و مسکنت کے اس دور میں قبولیت حق کی رفتار کیا اسلام کا ایک کھلا معجزہ نہیں"

یعنی باوجودیکہ خود مسلمان کہلانے والے نادانی سے اندرونی اور بیرونی طور پر اسلام کو نقصان پہنچانے میں لگے رہے ہیں۔ پھر بھی اسلام کی اشاعت بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ اور اسلام کو بجائے نقصان پہنچنے کے اس کی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے اسے کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ یہی نکتہ تھا۔ جس کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اول روز سے اہلِ علم حضرات کو سمجھاتے رہے ہیں۔ کہ اسلام کی تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ اور آج جبکہ تبلیغ کے پُر امن ذرائع وسیع ترین ہو گئے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ان ذرائع کو اشاعت و تبلیغ حق کے لئے استعمال کریں۔ مگر افسوس ہے کہ اہل علم حضرات نے اس نکتہ کو نہ صرف یہ کہ سمجھنے کی کوشش نہ کی۔ بلکہ اسی کی وجہ سے آپ کے خلاف طرح طرح کی بدظنیاں پھیلائیں۔ اور خود بھی صحیح طریقِ کار اختیار کرنے سے محروم رہے۔ اور عوام مسلمانوں کی قربانیوں کو بھی خیالی فتوحات کے تصورات میں ضائع کرتے رہے۔

بہر حال اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا نوٹ سے واضح ہے۔ کہ سمجھدار لوگ اس نکتہ کو اب کچھ کچھ سمجھنے لگے ہیں۔ اور اس سے یہ توقع کرنا بعید از قیاس نہیں ہے۔ کہ ہمارے اہل علم حضرات کی دبی ہوئی قوتیں ابھر آئیں۔ اور وہ بیدار ہو جائیں۔ اور وہ توقعات پوری ہوں۔ جو مندرجہ بالا نوٹ میں ظاہر کی گئی ہیں۔ کہ اگر مسلمان

"تبلیغ و دعوت کے مشن کے لئے اپنی بہترین صلاحیتیں لگا دیں۔ تو چند سالوں کی کوشش ہی سے دنیا کا نقشہ بدل سکتا ہے"

ہم نے جو کچھ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کی کارکردگی کے متعلق اشارات کئے ہیں۔ اس سے ہماری غرض یہ نہیں کہ ہم کوئی اپنا افتخار ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ یا اور کسی قسم کے اجر کی خواہش رکھتے ہیں۔

اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ

بلکہ اس سے ہماری غرض صرف اتنی ہے۔ کہ اہل علم حضرات تبلیغ و اشاعت کے صحیح کام کی طرف متوجہ ہوں۔ اور ان میں سے جو بعض غلط فہمی سے مسلمانوں کو ہی کفار کے گروہ میں شامل کرانے کے لئے اپنا وقت اور قوت صرف کر رہے ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت میں صرف کریں۔

محترم ڈاکٹر محمد عمرؓ صاحب لکھنوی کی وفات

یہ خبر افسوس سے سنی جائیگی۔ کہ محترم ڈاکٹر محمد عمرؓ صاحب لکھنوی پی۔ ایم۔ ایس (ریٹائرڈ) ۱۲/ما[illegible] ۵۷ء کو جے پور میں انتقال فرما گئے۔ (انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ ۱۹۰۵ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے آپ نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس پاس کیا۔ پھر آپ یو پی گورنمنٹ کی پراونشل میڈیکل سروس (کلاس ون) میں لے لئے گئے۔ اس دوران میں کئی سال تک میڈیکل کالج لکھنؤ میں ایڈیالوجسٹ کے عہدے پر فائز رہے۔ نیز یو۔ پی کے مختلف ضلعوں میں سول سرجن کی حیثیت سے اپنے مفوضہ فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ ۱۹۳۶ء میں پنشن لینے کے بعد سے آپ جے پور میں رہائش پذیر تھے۔ آپ نے مختلف مضامین پر کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ ان میں سے البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل بہت مشہور ہے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ ان میں سے ایک لڑکی طاہرہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہیں۔ باقی سب بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مرحوم کے دو چھوٹے بھائیوں میں سے ایک مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (وارثی منزل بہار کالونی) کراچی نمبر ۵ میں ہیں۔ اور دوسرے مکرم محمد طلحہ صاحب ایڈووکیٹ ہیں۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ محترم ڈاکٹر محمد عمرؓ صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا انصار اللہ سے خطاب

قرآن کریم پر عمل کرو۔ دعاؤں سے کام لو اور سچا تقویٰ اختیار کرو

اگر خدا تعالیٰ کے ساتھ تمہارا تعلق قائم رہیگا تو خدا تعالیٰ ہمیشہ تمہارے لئے اپنی غیرت کا نمونہ دکھاتا رہیگا

وہ خدا جو ۱۹۵۳ء میں تمہاری مدد کیلئے آیا تھا وہ اب بھی زندہ ہے اور قیامت تک تمہاری مدد کرتا چلا جائیگا

فرمودہ ۲۷؍اکتوبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ تقریر ۲۷؍اکتوبر ۱۹۵۶ء کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع میں فرمائی تھی۔ اس تقریر کی پہلی قسط الفضل کے گذشتہ شمارہ میں درج کی جا چکی ہے۔ آج اس تقریر کی دوسری قسط صیغہ زود نویس کی طرف سے احباب کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ یہ تقریر صیغہ اپنی ذاتی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

فرمایا:۔

گذشتہ تیرہ سو سال کے عرصہ میں جس نے بھی قرآن کریم پر سچے دل سے عمل کیا ہے

اللہ تعالیٰ کی مدد

ہمیشہ اس کے شامل حال رہی ہے۔ اور مصائب اور مشکلات کے ہجوم میں وہ اس کی تائیدات کا مشاہدہ کرتا رہا ہے۔

ایک بزرگ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ ان کی بیوی ان کے ایک دوست کے پاس گئی۔ جو خود بھی بڑے بزرگ اور عالم تھے۔ اور کہنے لگی۔ آپ اپنے دوست کو سمجھائیں وہ کوئی کام نہیں کرتے اس بزرگ نے کہا۔ بہت اچھا میں ان کے پاس جاؤں گا۔ اور انہیں سمجھاؤں گا کہ وہ کوئی کام کریں۔ چنانچہ وہ وہاں گئے۔ اور کہنے لگے دیکھو بھائی مجھے پتہ لگا ہے کہ آپ کوئی کام نہیں کرتے۔ حالانکہ آپ عالم ہیں اور دوسرے لوگوں کو پڑھا کر بھی آپ اپنی روزی کما سکتے ہیں۔ انہوں نے جواب میں کہا۔ بھائی میرے دل میں آپ کی بڑی قدر ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہوا۔ کہ آپ نے ایسا مشورہ کیوں دیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم کسی کی

مہمان نوازی

کو رد نہ کرو۔ اور میں تو خدا تعالےٰ کا مہمان ہوں۔ پھر میں خدا تعالےٰ کی مہمان نوازی کو کیوں رد کروں۔ اگر میں اس کی مہمان نوازی کو رد کروں تو وہ خفا ہو جائے گا۔ دوسرے بزرگ بھی ہوشیار تھے۔ انہوں نے کہا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان نوازی صرف تین دن کی ہوتی ہے۔ اس کے بعد صدقہ ہوتا ہے آپ کو خدا تعالےٰ کے مہمان بنے بیس سال ہو گئے ہیں۔ پھر کیا ابھی مہمان نوازی ختم نہیں ہوئی وہ بھی ہوشیار تھے کہنے لگے کیا قرآن کریم نے نہیں فرمایا کہ خدا تعالےٰ کا ایک دن ہزار سال کے برابر ہوتا ہے۔ گویا قرآن کریم کی رو سے تو میں تین ہزار سال تک خدا تعالےٰ کا مہمان رہونگا۔ اور اسی کا دیا کھاؤں گا۔ تو حقیقت یہی ہے کہ جو خدا تعالےٰ کا ہو جاتا ہے۔ وہ اس کے لئے روزی کے مختلف رستے کھول دیتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اس نے انسان کے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ تم میرے حضور دعائیں کیا کرو۔ کیونکہ جب کوئی انسان عجز اور انکسار کے ساتھ دعائیں کرتا ہے تو اس کے دل میں

محبت الٰہی

بڑھتی ہے۔ بیشک ظاہری کسب بھی ایک ضروری چیز ہے۔ لیکن دعائیں بھی روحانیت پیدا کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ مومن کسب تو کرتا ہے لیکن وہ سمجھتا ہے کہ در حقیقت مجھے دینا خدا تعالےٰ نے ہی ہے۔ یہ کبھی نہیں سمجھتا کہ جو کچھ مجھے ملا ہے وہ میری محنت کے نتیجہ ملا ہے۔ لیکن ایک مالدار کافر یہ سمجھتا ہے کہ مجھے جو کچھ ملا ہے۔ میرے ذاتی علم اور ذہانت اور محنت کی وجہ سے ملا ہے چنانچہ قرآن کریم میں صاف لکھا ہے۔ کہ جب قارون سے کہا گیا کہ یہ دولت تمہیں خدا تعالےٰ نے دی ہے تو اس نے کہا کہ

انما اوتیتہ علیٰ علم عندی

کہ میری یہ دولت مجھے میرے علم کی وجہ سے ملی ہے۔ تو اسلام کمائی سے منع نہیں کرتا۔ لیکن وہ کہتا ہے تم خواہ کتنی محنت کرو۔ یہ یقین رکھو کہ اس کا نتیجہ خدا تعالےٰ ہی پیدا کرتا ہے۔ مثلاً کوئی لوہار ہے تو وہ جتنی چاہے محنت کرے۔ لیکن جو بھی کمائے اس کے متعلق یہ خیال نہ کرے کہ وہ اسے لوہارے کی وجہ سے ملا ہے۔ بلکہ سمجھے کہ یہ سب کچھ اسے خدا نے دیا ہے۔ آخر ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ ایک شخص

سارا سال

لوہارے کا کام سیکھتا ہے۔ لیکن وہ سیکھ نہیں سکتا۔ پھر ایسا بھی تو ہوتا ہے کہ ایک کاریگر ہوتا ہے۔ لیکن اسے کوئی کام نہیں ملتا۔ پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ دو پیسے مل جائیں تو رستہ میں کوئی ڈاکو اس کا سارا روپیہ چھین لے۔ پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ گھر کا کر روپے آئے۔ لیکن گھر میں آتے ہی پیٹ میں درد اٹھے اور وہ جانبر ہی نہ ہو سکے۔ پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اسے ایسی جلدی بیماری پیدا ہو جائے کہ وہ کپڑا نہ پہن سکے۔ تو جو کچھ ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ اگر کوئی انسان اپنی محنت سے بھی روزی کمائے۔ تب بھی اسے جو کچھ ملتا ہے خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی ملتا ہے۔ یہ چیز ایسی ہے کہ اگر انسان اس پر غور کرے۔ تو اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اسے جو کچھ ملا ہے۔ خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کی وجہ سے ملا ہے اور

خدا تعالےٰ سے تعلق

قرآن کریم سے پیدا ہوتا ہے یہی حضرت مرزا صاحب نے بتایا ہے۔ اصل سبق تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔ لیکن اسے مسلمان بھول گئے تھے۔ حضرت مرزا صاحب نے آکر اسے دوبارہ تازہ کیا اور کہا کہ قرآن پر عمل کرو۔ اور دعائیں کرو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور سمجھو کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ تمہیں خدا تعالےٰ نے ہی دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر ہے کہ:

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے ۔۔ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

یعنی تمام نیکیاں تقویٰ سے پیدا ہوتی ہیں اگر تقویٰ باقی ہے تو ایسے انسان کو کوئی چیز ضائع نہیں کر سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے بزرگوں کی مثالیں موجود ہیں کہ کبھی مومن خدا تعالےٰ کے فضل سے مصائب اور آفات سے نہیں ڈرتے مثلاً

حضرت نظام الدین صاحب اولیاء

کے متعلق مشہور ہے کہ آپ کے معاندوں نے آپ کے خلاف بادشاہ کے کان بھرے اور وہ آپ سے بدظن ہو گیا۔ اور آپ کو سزا دینے پر تیار ہو گیا۔ لیکن اس نے کہا۔ میں ابھی جنگ کے لئے باہر جا رہا ہوں۔ واپس آؤں گا۔ تو انہیں سزا دوں گا۔ جب وہ واپس آ رہا تھا۔ تو حضرت نظام الدین اولیاء کے مرید آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے بادشاہ واپس آ رہا ہے۔ آپ کوئی سفارش اس کے پاس پہنچائیں تا کہ وہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیاء نے فرمایا ہنوز دلی دور است ابھی دلی بہت دور ہے۔ وہ دلی کے اور قریب آ گیا۔ تو مریدوں نے عرض کیا حضور اب تو بادشاہ بالکل قریب آگیا ہے۔ ۔۔۔

اس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ صبح دلی میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ نے پھر فرمایا۔ کہ

ہنوز دلّی دور است

ابھی دلی بہت دور ہے۔ چنانچہ مرید خاموش ہو کر واپس چلے گئے۔ رات کو بادشاہ کے بیٹے نے شہر۔ ۔ ۔ کے محل پر ایک بہت بڑا جشن کیا۔ ہزاروں لوگ اس جشن میں شرکت کے لئے آئے۔ اور وہ محل کی چھتوں پر چڑھ گئے۔ چھت کا کچھ حصہ بوسیدہ تھا اس لئے وہ اس بوجھ کو برداشت نہ کر سکا۔ اور گر پڑا۔ بادشاہ اور اس کے ساتھی چھت کے نیچے بیٹھے تھے۔ اس لئے وہ اس کے نیچے دب گئے اور مر گئے۔ چنانچہ صبح بجائے اسکے کہ بادشاہ شہر میں داخل ہوتا۔ اس کی لاش شہر میں لائی گئی۔ حضرت نظام الدین صاحبؒ نے مریدوں سے فرمایا۔ دیکھو میں نے نہیں کہا تھا کہ ہنوز دلی دور است کہ ابھی دلی بہت دور ہے۔ پھر تین سال ہوئے اس قسم کا

ایک واقعہ

تیسرا گزرے بھی دیکھا ہے۔ اس وقت احمدیوں کو ریلوں اور گاڑیوں سے کھینچ کھینچ کر اتارا جاتا تھا۔ اور انہیں مارا پیٹا جاتا تھا۔ اس وقت میں نے اعلان کیا کہ گھبراؤ نہیں۔ میرا خدا میری مدد کے لئے دوڑا چلا آ رہا ہے۔

([illegible] مارچ ۱۹۵۳ء)

چنانچہ تم نے دیکھا کہ تین دن کے اندر سب نقشہ بدل گیا۔ لوگ اس وقت کہتے تھے کہ اب احمدیوں کا پاکستان میں کوئی ٹھکانہ نہیں۔ ہر طرف ان میں جوش بھرا ہوا تھا۔ اور وہ خوب تنگ کر رہے تھے کہ احمدیوں کو قتل کر دو۔ اس وقت میں نے کہا۔ کہ میرا خدا میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے۔ وہ مجھ میں ہے وہ میرے پاس ہے۔ پھر دیکھو میرا خدا میری مدد کے لئے دوڑ کر آیا یا نہیں اب صدر صاحب مولوی تسلیم کر رہے ہیں کہ وہ اپنے مطالبات کو تسلیم کرانے میں ناکام رہے ہیں اب بھی جماعت میں منافقین نے فتنہ پیدا کیا۔ تو گجرات کے ایک آدمی نے مجھے لکھا کہ مجھ سے ایک منافق نے ذکر کیا کہ ہم سے غلطی ہو گئی کہ ہم نے خلافت کا سوال بہت پیچھے اٹھا دیا۔ اب ہمیں احمدیوں کے پاس جانے کا کوئی موقع نہیں ملتا۔ جہاں ہم جاتے ہیں وہ دھتکار دئے جاتے ہیں۔ اگر ہم چپ رہتے اور خاموشی سے کام کرتے۔ تو ہم ہر ایک احمدی کے پاس جا سکتے تھے۔ اور [illegible] سکتے تھے۔ لیکن اب ہمیں [illegible] جرأت نہیں۔ جس کی وجہ سے

ساری سکیم فیل ہو گئی

ہے۔ پھر دیکھو میں بیماری کی وجہ سے لمبا عرصہ باہر رہا تھا اور ان منافقین کے لئے موقع تھا کہ وہ میری غیر حاضری میں شور مچاتے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے انہیں دبائے رکھا۔ اور جب میں واپس آیا تو اس نے ایک بیوقوف کے منہ سے یہ بات نکلوا دی۔ کہ ہم دو سال کے اندر اندر خلافت کو ختم کر دیں گے۔ میں نے اس کے بیان کو شائع کر دیا اس پر کئی لوگوں نے اعتراض کیا کہ یونہی ایک بے وقوف کی بات کو بڑھا دیا گیا ہے اس سے اسے شہرت اور اہمیت حاصل ہو جائیگی لیکن اس کا یہ نتیجہ نکلا کہ یہ لوگ ننگے ہو گئے چنانچہ ایک دوست نے مجھے خط لکھا کہ آپ نے اپنی بیالیس سالہ خلافت میں بڑے بڑے

عظیم الشان کارنامے

کئے ہیں۔ لیکن اب جو آپ نے کام کیا ہے اور جماعت کو وقت پر فتنے سے آگاہ کر دیا ہے اور اسے بیدار کر دیا ہے مجھے یقین ہے کہ اس سے بڑا آپ کا اور کوئی کارنامہ نہیں آج ہمیں سب منافقوں کا پتہ لگ گیا ہے۔ اور آج ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے شیطان کو مار دیا ہے اور اسے نئے نئے طریقوں سے جماعت کے اندر فتنہ پیدا کرنے سے روک دیا ہے آپ نے اس بات کو شائع کر دینے سے جماعت کے اندر ایک

نئی روح اور نئی امنگ

پیدا ہو گئی ہے۔ اور اب ہر احمدی خلافت کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے اگر آپ وقت پر اعلان نہ کرتے۔ آپ لحاظ کر جاتے اور چپ کر جاتے . . . . . . تو یہ فتنہ بہت بڑھ جاتا۔ آپ نے بہت بڑے بڑے کام کئے ہیں۔ تبلیغ اسلام کا کام کیا ہے غیر ممالک میں مساجد بنائی ہیں۔ مگر مجھے یقین ہے کہ آپ کا موجودہ فتنہ کو دبا لینا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے آپ نے جماعت کو محفوظ کر دیا ہے اور جماعت کے اندر ایک نئی بیداری اور جوش پیدا ہو گیا ہے۔ پہلے یہ بات نہیں تھی۔ پہلے جماعت کے اندر سستی پائی جاتی تھی۔ اور ہم سمجھتے تھے کہ ہم بالکل محفوظ ہیں۔ اگر یہ فتنہ یکدم پھیل جاتا۔ تو جماعت غفلت میں بیٹھی رہتی اور فتنہ پرداز اسے نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جاتے۔ لیکن آپ نے ادھر فتنہ پیدا ہوا۔ اور ادھر اعلان شائع کر کے جماعت کو وقت پر بیدار کر دیا۔ چنانچہ اب وہ اس فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر طرح تیار ہے۔ اگر آپ وقت پر جماعت کو بیدار نہ کر دیتے۔ تو ان لوگوں نے جماعت کو پیغامیوں کی جھولی میں ڈال دینا تھا۔ اور وہ ساری کوشش جو آپ کی نبوت اور ماموریت کی سچائی کے لئے ۴۲ سال تک کی گئی تھی۔ ضائع ہو جاتی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو وقت پر ہوشیار کر دیا۔ اور باوجود اس کے کہ وہ بات بظاہر چھوٹی نظر آتی تھی۔ اور بعض احمدی بھی خیال کرتے تھے کہ یہ معمولی بات ہے۔ آپ نے اس کے ضرر کو نمایاں کر کے دکھایا اور اس طرح تمام احمدی دنیا سمجھ گئی۔ کہ کیا بات ہے۔ اور وہ اس فتنہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئی۔ چنانچہ

دنیا کے سب ممالک

سے جہاں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں مثلاً امریکہ سے افریقہ سے دمشق سے انڈونیشیا سے اور دوسرے تمام ممالک سے مجھے چٹھیاں آ رہی ہیں کہ ہم خلافت سے سچے دل کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جن لوگوں نے اس فتنہ کو اٹھایا ہے انہیں منافق خیال کرتے ہیں۔ اب وہ ہم میں شامل ہو کر کوئی رتبہ اور فضیلت حاصل نہیں کر سکتے۔ اب دیکھو یہ ساری چیزیں خدا تعالیٰ کے نشان کے طور پر ہیں۔ اگر اس فتنہ کا مجھے وقت پر علم نہ ہوتا۔ تو شاید وہ شان پیدا نہ ہوتی جو اب ہے۔ مگر اب جماعت کے اندر وہی بیداری پیدا ہو گئی ہے۔ جو ۱۴ء میں پیدا ہوئی تھی۔ آپ لوگ اس وقت جوان تھے۔ اور اب بڈھے ہو چکے ہیں۔ لیکن اس وقت

نوجوانوں والا عزم

آپ کے اندر دوبارہ پیدا ہو گیا ہے اور پھر جوانوں کے اندر بھی عزم پیدا ہو چکا ہے۔ اور جماعت کا ہر فرد اس بات کے لئے تیار ہے کہ وہ خلافت کے لئے اپنی جان دے دیگا۔ لیکن اسے کوئی نقصان نہیں پہنچنے دے گا۔ اور جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کے دین کی تائید اور نصرت کے لئے عزم کر لیتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس کی مدد کرتے ہیں۔ میں نے پچھلے ماہ خواب میں دیکھا تھا کہ وہ آیتیں پڑھ پڑھ کر سنا رہے ہیں۔ جو قرآن شریف میں یہودیوں اور منافقوں کیلئے آئی ہیں۔ اور جن میں یہ ذکر ہے کہ اگر تم کو مدینہ سے نکالا گیا۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہی مدینہ سے نکل جائینگے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی۔ تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملکر مسلمان سے لڑائی کریں گے۔ لیکن، قرآن کریم منافقوں سے فرماتا ہے کہ نہ تم یہودیوں کے ساتھ مل کر مدینہ سے نکلو گے۔ اور نہ ان کے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑو گے یہ دونوں

جھوٹے دعوے

ہیں۔ اور صرف یہودیوں کو انگیخت کرنے کے لئے اور فساد پر آمادہ کرنے کے لئے ہیں۔

اب دیکھو وہی کچھ ہو رہا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں بتایا تھا ایک طرف یہ منافق معافی مانگتے ہیں اور پھر اخبار میں شائع کرا دیتے ہیں کہ ہم نے تو معافی نہیں مانگی۔ اگر انہوں نے درحقیقت میں کوئی معافی نہیں مانگی تھی۔ تو غیر احمدی اخبارات نے یہ کیوں لکھا تھا کہ دیکھو کتنا ظلم ہو رہا ہے۔ ان لوگوں کی معافی مانگتے مانگتے ناکیں بھی رگڑی گئی ہیں۔ لیکن انہیں معافی نہیں ملتی۔ اگر وہ بعد میں معافی کا انکار نہ کرتے تو جماعت کے کئی کمزور لوگ کہتے کہ جب یہ معافی مانگتے ہیں تو انہیں معاف کر دیا جائے۔ لیکن انہوں نے پہلے خود معافی مانگی پھر ڈر گئے۔ اور سمجھا۔ کہ کہیں غیر احمدی یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ اب ڈر گئے ہیں۔ اور اس طرح ان کی مدد سے محروم نہ ہو جائیں۔ اس لئے انہوں نے پھر لکھ دیا کہ ہم نے تو معافی نہیں مانگی۔ مگر اس جھوٹ کے نتیجہ میں

وہی مثال

ان پر صادق آئیگی جو کسی لڑکے کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بھیڑیں چرایا کرتا تھا ایک دن اسے گاؤں والوں سے مذاق سوجھا تو اس نے پہاڑی پر چڑھ کر شور مچا دیا کہ شیر آیا۔ شیر آیا۔ گاؤں کے لوگ لاٹھیاں لیکر اس کی مدد کے لئے آئے۔ لیکن جب وہ وہاں پہنچے تو وہاں شیر وغیرہ کوئی نہیں تھا۔ لڑکے نے انہیں بتایا کہ اس نے ان سے یونہی مذاق کیا تھا۔ دوسرے دن وہ بھیڑیں چرا رہا تھا۔ تو واقع میں شیر آ گیا اور لڑکے نے پہاڑی پر چڑھ کر شور مچایا کہ شیر آیا۔ شیر آیا۔ لیکن گاؤں سے اس کی مدد کے لئے کوئی نہ آیا۔ انہوں نے سمجھا کہ لڑکا کل کی طرح آج بھی مذاق کر رہا ہو گا۔ چنانچہ شیر نے اسے پھاڑ کر کھا لیا۔ اسی طرح جب غیر احمدیوں کو محسوس ہوا کہ یہ لوگ جھوٹ بولنے کے عادی ہیں۔ تو وہ ان کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ اور یہ لوگ اپنی آنکھوں سے اپنی ناکامی کا مشاہدہ کریں گے۔

آج ہی مجھے میری نانیؒ نے .

ایک لطیفہ

سنایا۔ اس نے بتایا کہ میں میاں عبدالمنان صاحب کی حجامت بنانے گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کیا تم ڈر گئے تھے۔ کہ حجامت بنانے نہ آئے۔ یا تمہیں کسی نے روکا تھا۔ میں نے کہا۔ مجھے تو کوئی ڈر نہیں اور نہ کسی نے مجھے روکا ہے۔ حجامت بنانا تو انسانی حق ہے۔ اس سے مجھے کوئی نہیں روکتا۔ اس لئے میں آگیا ہوں۔ پھر میں نے کہا۔ میاں صاحب میں آپ کو ایک قصہ سناتا ہوں۔ کہ پشاور سے ایک احمدی قادیان میں آیا۔ اور وہ میاں شریف احمدؓ صاحب سے ملنے کے لئے ان کے مکان پر گیا۔ اتفاقاً میں بھی اس وقت حجامت بنانے کے لئے ان کے دروازہ پر کھڑا تھا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ میاں صاحب اس وقت سو رہے ہیں۔ اس پر میں نے کہا۔ کہ میں تو حجامت بنانے کے لئے آیا ہوں۔ انہیں اطلاع دے دی جائے۔ لیکن وہ دوست مجھے بڑے اصرار سے کہنے لگے۔ کہ ان کی نیند خراب نہ کریں۔ لیکن میں نے نہ مانا اور میاں صاحب کو اطلاع بھجوا دی۔ جس پر انہوں نے مجھے بھی اور اس دوست کو بھی اندر بلا لیا۔ وہاں ایک چارپائی پڑی ہوئی تھی۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ اس پر بیٹھ جایئے۔ کہنے لگے میں نہیں بیٹھتا۔ میں نے سمجھا کہ شاید یہ چارپائی پر بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔ اس لئے میں ان کے لئے کرسی اٹھا لایا۔ لیکن وہ کرسی پر بھی نہ بیٹھے۔ اور دروازہ کے سامنے جہاں جوتیاں رکھی جاتی ہیں۔ وہاں پائیدان پر جاکر بیٹھ گئے۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ آپ نے یہ کیا کیا۔ میں نے چارپائی دی۔ لیکن آپ نہ بیٹھے۔ پھر کرسی دی۔ تب بھی آپ نہ بیٹھے اور ایک ایسی جگہ جاکر بیٹھ گئے۔ جہاں بوٹ وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ کہنے لگے۔ میں تمہیں ایک قصہ سناؤں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحابی ہوں۔ میں

ایک دفعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملنے کے لئے آیا۔ آپؑ مسجد مبارک میں بیٹھے تھے۔ اور دروازہ کے پاس جوتیاں پڑی تھیں۔ ایک آدمی سیدھے سادے کپڑوں والا آگیا۔ اور آکر جوتیوں میں بیٹھ گیا۔ میں نے سمجھا یہ کوئی جوتی چور ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی جوتیوں کی نگرانی شروع کر دی۔ کہ کہیں وہ لے کر بھاگ نہ جائے۔ کہنے لگے اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہو گئے۔ اور

میں نے سنا۔ کہ آپؑ کی جگہ کوئی اور شخص خلیفہ بن گیا ہے۔ اس پر میں بیعت کرنے کے لئے آیا۔ جب میں نے بیعت کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہ وہی شخص تھا۔ جس کو میں نے اپنی بیوقوفی سے جوتی چور سمجھا تھا۔ یعنی حضرت خلیفہ اول رضؓ۔ اور میں اپنے دل میں سخت شرمندہ ہوا۔ آپ کی عادت تھی۔ کہ آپ جوتیوں میں آکر بیٹھ جاتے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آواز دیتے۔ تو آپ ذرا آگے آجاتے۔ پھر جب کہتے۔ مولوی نور الدین صاحب نہیں آئے۔ تو پھر کچھ اور آگے آجاتے۔ اسی طرح بار بار کہنے کے بعد کہیں وہ آگے آتے تھے۔ یہ قصہ سنا کر میں نے انہیں کہا۔ میاں آپ کے باپ نے جوتیوں میں بیٹھ بیٹھ کے خلافت لی تھی۔ لیکن تم زور سے لینا چاہتے ہو۔ اس طرح کام نہیں بنے گا۔ تم اپنے باپ کی طرح جوتیوں میں بیٹھو۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔ اس پر وہ چپ کر گیا۔ اور میری اس بات کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ ہم نے خود حضرت خلیفہ اول رضؓ کو دیکھا ہے۔ آپ مجلس میں بڑی مسکنت سے بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مجلس میں شادیوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ ڈپٹی محمد شریف صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں۔ سناتے ہیں۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ اکڑوں بیٹھے ہوئے تھے۔ یعنی آپ نے اپنے گھٹنے اٹھائے ہوئے تھے۔ اور سر جھکا کر گھٹنوں میں رکھا ہوا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ مولوی صاحب

جماعت کے بڑھنے کا ایک ذریعہ

کثرت اولاد بھی ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے۔ کہ اگر جماعت کے دوست ایک سے زیادہ شادیاں کریں۔ تو اس سے بھی جماعت بڑھ سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے گھٹنوں پر سے سر اٹھایا۔ اور فرمایا۔ حضور میں تو آپ کا حکم ماننے کے لئے تیار ہوں۔ لیکن اس عمر میں مجھے کوئی شخص اپنی لڑکی دینے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہنس پڑے۔ تو دیکھو یہ انکسار اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادب تھا۔ جس کی وجہ سے انہیں یہ رتبہ ملا۔ اب باوجود اس کے کہ آپ کی اولاد نے جماعت میں فتنہ پیدا کیا ہے۔ لیکن اب بھی جماعت آپ کا احترام کرنے پر مجبور ہے۔ اور آپ کے لئے دعائیں کرتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں میں اسی انکسار اور محبت کی جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سے تھی۔ وہ عظمت ڈالی ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ آپ کے بیٹوں نے مخالفت کی ہے۔ پھر بھی ان کے باپ کی محبت ہمارے دلوں سے نہیں جاتی۔ پھر بھی ہم انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرے۔ کیونکہ انہوں نے اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا جب ساری دنیا آپ کی مخالف تھی۔ اسی طرح آج کل ضلع جھنگ کے

بعض نئے احمدی

ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک مولوی عزیز الرحمٰن صاحب ہیں۔ جو عربی کے بڑے عالم ہیں۔ اور ان کا ایک عربی قصیدہ الفضل میں بھی چھپ چکا ہے۔ ان کے والد جو اپنے بیٹے کی طرح عالم نہیں۔ وہ یہاں آئے۔ وہ کہیں جا رہے تھے۔ تو کسی نے میاں عبدالمنان کو آتا دیکھ کر انہیں بتایا۔ کہ وہ میاں عبدالمنان ہیں۔ اس پر وہ دوڑتے ہوئے اس کے پاس پہنچے۔ اور کہنے لگے میاں۔ تیرے باپ کو اسی در سے خلافت ملی تھی۔ اب تجھے کیا ہو گیا ہے۔ کہ تو بھاگ رہا ہے۔ پھر پنجابی میں کہا۔ کہ جا اور جاکر معافی مانگ۔ عبدالمنان نے کہا۔ باباجی۔ میں نے تو معافی مانگی تھی۔ وہ کہنے لگے۔ اس طرح نہیں۔ تو جاکر ان کی دہلیز پر بیٹھ جا۔ اور وہاں سے ہل نہیں۔ تجھے دھکے مار کر بھی وہاں سے نکالنا چاہیں۔ تو اس وقت تک نہ اٹھ۔ جب تک کہ تجھے معافی نہ مل جائے۔ مگر عبدالمنان نے اس نو احمدی کی بات بھی نہ مانی۔ پھر میں نے بھی مری میں خطبہ دیا۔ اور

معافی کا طریق

بتایا۔ لیکن اس نے نہ تو اس طریق پر عمل کیا۔ جو میں نے خطبہ میں بیان کیا تھا۔ اور نہ اس طریق پر عمل کیا۔ جو اس نئے احمدی نے اسے بتایا تھا۔ اور اخباروں میں شور مچایا جا رہا ہے۔ بے شک

وہ اور اس کے ساتھی

اخباروں میں جتنا چاہیں شور مچالیں۔ وہ اتنا شور تو نہیں مچا سکتے۔ جتنا ۱۹۵۳ء میں

جماعت کے خلاف

مچایا گیا تھا۔ مگر جو خدا ۱۹۵۳ء میں میری مدد کے لئے دوڑا ہوا آیا تھا۔ وہ خدا اب بڈھا نہیں ہو گیا۔ کہ وہ

۱۹۵۳ء میں دوڑ سکتا تھا۔ اور اب نہیں دوڑ سکتا۔ بلکہ وہ اس وقت بھی دوڑ سکتا تھا۔ اور اب بھی دوڑ سکتا ہے۔ اور قیامت تک دوڑ سکے گا۔ جب بھی کوئی شخص احمدیت کو کچلنے کے لئے آگے آئے گا۔ میرا خدا دوڑتا ہوا آجائے گا۔ اور جو شخص احمدیت کو مٹانے کے لئے نیزہ مارنے کی کوشش کرے گا۔

میرا خدا

اپنی چھاتی اس کے سامنے کر دے گا۔ اور تم یہ جانتے ہی ہو۔ کہ میرے خدا کو نیزہ نہیں لگتا۔ جو شخص میرے خدا کے سینہ میں نیزہ مارنے کی کوشش کرے گا۔ وہ نیزہ الٹ کر خود اس کے اپنے سینہ میں جا لگے گا۔ اور جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان کی وجہ سے محفوظ رہتی چلی جائے گی۔

ضرورت صرف اس بات کی ہے

کہ آپ لوگ اپنے ایمان کو قائم رکھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ سنایا کرتے تھے۔ جب میں بھوپال میں پڑھا کرتا تھا۔ تو وہاں ایک بزرگ تھے۔ جنہیں میں اکثر ملنے جایا کرتا تھا۔ نیک آدمی تھے۔ اور مجھ پر انہیں اعتماد تھا۔ ایک دن کچھ وقفہ کے بعد میں انہیں ملنے کے لئے گیا۔ تو کہنے لگے۔ میاں تم سے ہم محبت کرتے ہیں۔ جانتے ہو۔ کیوں محبت کرتے ہیں۔ ہم اس لئے تم سے محبت کرتے ہیں۔ کہ کبھی کبھی تم آجاتے ہو۔ تو

خدا تعالیٰ کی باتیں

کر لیتے ہیں۔ اس کے بعد پھر دنیا کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں۔ لیکن تم بھی کچھ عرصہ سے میرے پاس نہیں آئے۔ تم نے کبھی

قصاب کی دکان

دیکھی ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں دیکھی ہے۔ اس بزرگ نے کہا۔ تم نے دیکھا نہیں۔ کہ قصاب کچھ دیر گوشت کاٹنے کے بعد دو چھریوں کو آپس میں رگڑ لیتا ہے۔ پتہ ہے۔ وہ کیوں اس طرح کرتا ہے۔ وہ اس لئے ایسا کرتا ہے۔ کہ

گوشت کاٹتے کاٹتے

چھری پر چربی جم جاتی ہے۔ اور وہ کند ہو جاتی ہے۔ جب وہ اسے دوسری چھری سے رگڑتا ہے۔ تو چربی صاف ہو جاتی ہے۔

اسی طرح جب تم یہاں آتے ہو تو میں تم سے خدا تعالیٰ کی باتیں کرتا ہوں اور تم بھی مجھ سے خدا تعالیٰ کی باتیں کرتے ہو۔ اس طرح وہ چربی جو دنیوی باتوں کی وجہ سے جم جاتی ہے دور ہو جاتی ہے اس لئے ناغہ نہ کیا کرو۔ یہاں آتے رہا کرو۔ آپ لوگ بھی اپنے بیوی بچوں کو خدا تعالیٰ کی باتیں سناتے رہا کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتے رہا کریں تاکہ خدا تعالیٰ ہمارے دلوں میں ہمیشہ ہمیش رہے اور اس کی محبت ہمارے دل میں اتنی تیز ہو جائے کہ نہ صرف ہم اس کے عاشق ہوں بلکہ وہ بھی ہمارا عاشق ہو اور یاد رکھو کہ کوئی شخص اپنے محبوب کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ اگر تم

خدا تعالیٰ کے محبوب

ہو جاؤ گے تو خدا تعالیٰ بھی تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ بلکہ ابھی دشمن اپنے گھر سے نہیں نکلا ہو گا کہ تم دیکھو گے کہ خدا تعالیٰ عرش سے بھی نیچے اتر آیا ہے اور وہ خود تمہارے گھروں کا پہرہ دے گا۔ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہجرت کی۔ بعض دشمن منصوبہ کر کے ننگی تلواریں لئے کھڑے تھے۔ مگر آپ سامنے سے نکل گئے۔ بعد میں لوگوں نے ان سے کہا کہ تم بڑے بہادر بنے پھرتے ہو۔ مگر تمہارے سامنے سے محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) گذر گئے اور تم سے کچھ نہ ہو سکا۔ وہ کہنے لگے خدا کی قسم وہ ہمیں نظر ہی نہیں آیا۔ پس اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو گا تو دشمن تمہارے گھر پر آئے گا تو تم ان کو نظر نہیں آؤ گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو بہت بڑے انسان تھے ہم نے اپنی جماعت میں بھی اس قسم کے نظارے دیکھے ہیں۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کشمیر کے

ایک مخلص احمدی

تھے۔ میں نے انہیں مبلغ بنا کر وہاں رکھا ہوا تھا وہ مسلمانوں میں اثر رکھتے تھے اور ان کی تنظیم کرتے تھے۔ اس لئے ان پر ریاست جموں کی گورنمنٹ نے بعض الزامات لگا دیئے اور کہا کہ فلاں موقعہ پر جو چوری ہوئی ہے وہ انہی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اور ان کے متعلق وارنٹ فوجداری جاری کر دیئے۔ ایک دن وہ کشمیر میں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے ان کے کان میں کہا کہ باہر پولیس کھڑی ہے۔ وہ اٹھے اور رومال ڈال کر پولیس کے سامنے سے گذر گئے۔ میں نے بعد میں کسی سے پوچھا کہ مولوی صاحب کا کیا بنا ہے تو دوستوں نے مجھے بتایا کہ وہ پولیس کے سامنے سے گذر گئے اور کسی کو نظر نہیں آئے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان تھی۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب صحابی بھی نہیں تھے۔ تابعی تھے۔ ان کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا یہ سلوک ہوا۔ کہ پولیس وارنٹ لے کر کھڑی تھی۔ لیکن وہ سامنے سے گذر گئے اور جب پولیس سے پوچھا گیا۔ کہ تم نے انہیں پکڑا کیوں نہیں۔ تو کہنے لگے ہم نے انہیں دیکھا ہی نہیں۔

تو جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق رہے گا۔ خدا تعالیٰ کا تعلق بھی ہمارے ساتھ رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنی غیرت ہمارے لئے دکھاتا رہے گا۔ اور کسی کی مجال نہیں ہو گی۔ کہ ہماری طرف ترچھی آنکھوں سے دیکھے۔ کیونکہ

خدا تعالیٰ کے فرشتے

فوراً آگے بڑھیں گے اور ہمارے اور اس کے درمیان حائل ہو جائیں گے اور وہ مدد ہمیں حاصل ہو گی جس کو دنیا میں بڑے بڑے بادشاہ بھی ترستے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور تمہاری مدد کرے۔

اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی دعا فرمائی۔ اور پھر انصار اللہ کا عہد دہرایا۔

درخواست دعا

میرے چار بچے جو کہ ربوہ میں برائے تعلیم مقیم ہیں۔ علی الترتیب جماعت ہفتم، ششم، چہارم اور دوئم کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان چاروں کے لئے اور ان کے ساتھیوں کے لئے اعلیٰ کامیابی کی احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(بیگم ایس امیر احمد کراچی حال مقیم ربوہ بمکان حضرت مفتی محمد صادق صاحب محلہ دارالصدر)

عبدالغفور صاحب متوجہ ہوں

عبدالغفور ولد مولوی برکت اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نورو سندھ کچھ عرصہ سے گھر سے غیر حاضر ہیں۔ ان کی والدہ اور والد بہت بے چین ہیں۔ لہٰذا عبدالغفور صاحب یہ اعلان پڑھتے ہی اپنے گھر پہنچ جائیں یا اگر کسی دوست کو ان کا پتہ ہو تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

[illegible]

سال رواں ۵۷-۱۹۵۶ء کی پہلی سہ ماہی میں سو فیصدی چندہ مجلس ادا کرنے والی مجالس

یہ اعلان نہایت خوشی کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ کی مندرجہ ذیل مجالس نے سال رواں کی پہلی سہ ماہی یعنی ۳۱ جنوری ۱۹۵۷ء تک سو فیصدی چندہ مجلس (حصہ مرکز) ادا کر دیا ہے۔ تمام احباب جماعت سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک قدم میں کو ان کے لئے ہر طرح برکت کا موجب بنائے اور دوسری مجالس کو بھی ان کی تقلید کی توفیق بخشے۔

۱ - کراچی
۲ - ڈرگ روڈ کراچی
۳ - کیمل پور
۴ - چک ۹۹ شمالی سرگودھا
۵ - خوشاب ״
۶ - گنج - لاہور
۷ - جھنڈو ساہی سیالکوٹ۔
۸ - گوجرانوالہ شہر
۹ - گرمولا ورکاں - گوجرانوالہ
۱۰ - جھنگ شہر
۱۱ - لالیاں - جھنگ
۱۲ - احمد نگر ״
۱۳ - چک ۹۷ ج ب ״
۱۴ - جڑانوالہ - لائلپور
۱۵ - لودھراں - ضلع ملتان
۱۶ - چک ۱۶۶ نہر مراد - بہاولنگر
۱۷ - بستی بابا جھنڈے خاں - رحیم یار خاں
۱۸ - جمبول ״
۱۹ - چک ۶۵/P ״
۲۰ - ״ ۲۰۰ این۔پی ״
۲۱ - ٹنڈو اللہ یار حیدرآباد
۲۲ - بشیر آباد ״
۲۳ - کرنڈی خیرپور میرس
۲۴ - نور نگر فارم - میرپور خاص
۲۵ - چک ۴۳ سرشمیر روڈ - لائلپور
۲۶ - ۵۵۹ احمد آباد ״
۲۷ - دولمیال - جہلم
۲۸ - قائد آباد - سرگودھا

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اِذَا اَتَاکُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْیَصْدُرْ عَلَیْکُمْ وَھُوَ عَنْکُمْ رَاضٍ (مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس زکوٰۃ لینے والا آئے تو چاہیئے کہ وہ اس حالت میں تم سے لوٹے کہ وہ تم سے راضی ہو"۔ ناظر بیت المال - ربوہ

وعدہ کنندگان چندہ انصار اللہ

نائب صدر محترم انصار اللہ مرکزیہ کی تحریک پر جن احباب نے تعمیر فنڈ میں ایک ایک سو روپیہ دینے کے وعدے کئے تھے۔ ان میں سے اکثر احباب تو اپنے وعدے پورا کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک چند احباب ایسے بھی ہیں جن کی طرف سے رقوم وصول نہیں ہوئیں۔ تعمیر کا کام جاری ہے۔ جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ پس ایسے احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ رقوم جلد بھجوائیں تاکہ یہ کام مکمل ہو سکے۔ اسی طرح جن احباب نے اس تحریک میں حصہ نہیں لیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وسعت بھی دی ہے ان کو بھی اس کار خیر میں ضرور حصہ لینا چاہیئے۔ اور اپنی رقوم مرکز میں بھجوانی چاہئیں۔

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم مبشر احمد ملک کا نکاح عقیقہ تسنیم بنت ملک محمد الدین صاحب آف بہاولپور کے ہمراہ مؤرخہ ۲۰/۲/۵۷ کو بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی ضلع لائلپور نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ملک محمد شفیع احمدی دھوبی گھاٹ گلی ۳ - لائلپور

داخلہ جامعہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پرائمری پاس مقرر فرمایا ہے۔ مڈل اور میٹرک پاس طلبہ بھی اپنی قابلیت کے مطابق مختلف کلاسوں میں لئے جاسکیں گے۔ تبلیغ دین اور خدمت اسلام کا شوق رکھنے والے اپنی درخواستیں ۱۵ اپریل ۵۷ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام روانہ کریں اور ۱۶ اپریل ۵۷ء کو داخلہ کے لئے جامعہ احمدیہ میں حاضر ہو جائیں۔ اس موقعہ پر ان طلبہ کا خوشخطی اور املا کا امتحان بھی ہوگا اس میں کامیاب طالب علم جامعہ احمدیہ میں داخل ہو سکیں گے۔ طلبہ اپنے بستر اور ضروری سامان رہائش ہمراہ لائیں۔

حافظ کلاس: جامعہ احمدیہ میں ایک حافظ کلاس جاری ہے۔ جس میں طلبہ کو قرآن مجید حفظ کرایا جاتا ہے۔ حفظ قرآن مجید کا شوق رکھنے والے طلبہ بھی ۱۶ اپریل ۵۷ء کو داخلہ کے لئے حاضر ہو جائیں۔

پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) لفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ۹۶ گ۔ب ضلع لائلپور جو کہ فالج اور ہائی بلڈ پریشر سے بیمار ہیں کو C.M.H لاہور میں بغرض علاج داخل کر دیا ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ صوبیدار کرم الدین۔ لاہور

(۲) بندہ امسال اپنے چند دوستوں کے ہمراہ فورتھ ائیر ایم۔بی۔بی۔ایس کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالرحمٰن مجید۔ لاہور

(۳) گذارش ہے کہ میرا پوتا عزیزم حفیظ احمد سلمہ بہت عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد میر علی احمدی از کنڈیارو سندھ

(۴) نذیر احمد صاحب سیالکوٹی اور ان کے بہت سے احمدی دوست ایک محکمانہ امتحان میں شریک ہو رہے ہیں۔ نیز ان کی ہمشیرہ ایم۔اے انگلش کا امتحان دے رہی ہے۔ احباب ان سب کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۵) عزیزی فرخندہ بیٹی اور میرے بیٹے اپنے امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب کرام کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سیٹھی محمد اسحٰق سلطان ٹیکسٹائل ملز سرگودھا

(۶) خاکسار کی لڑکی منیرہ ملک کا ایف۔اے کا امتحان شروع ہونے والا ہے احباب اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک سراج الدین پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سمبڑیال

(۷) عزیزم ولی محمد امسال نشتر میڈیکل ملتان سے تھرڈ ائیر کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب عزیز کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سردار محمد سیکرٹری مال انجمن احمدیہ علی پور گھلواں۔ ضلع مظفر گڑھ

(۸) میرے ایک لڑکے تنویر الرحمٰن نے ڈاکٹری میں ایم۔بی۔بی۔ایس کے تیسرے سال کا امتحان دیا ہے۔ اور دوسرے لڑکے تصویر الرحمٰن نے ملٹری اکیڈمی میں پہلے سال کا امتحان دیا ہے۔ احباب ہر دو کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ بیگم شیخ عبدالرحمٰن پلیڈر مرحوم

رپورٹوں کا انتظار ہے

ہفتہ تحریک وصیت ۲۴ مارچ کو ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا درخواست کی جاتی ہے۔ کہ براہ نوازش اب اپنے اپنے حلقہ جات سے فوری طور پر رپورٹیں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

لجنات اماء اللہ کی کارگذاری کے نتائج بھی امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی رپورٹوں میں ہی مدغم ہو کر آجائیں تو بہتر ہے۔ کیونکہ لجنات کا انتظام بھی جہاں جہاں قائم ہے مقامی جماعتوں کا حصہ ہی ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی رپورٹیں علیحدہ بھجوانا چاہیں تو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

مطلوبہ رپورٹوں میں جن پانچ امور کا ذکر ہونا ضروری ہے وہ وہی ہیں جو دس تحریک کے اعلانات اور سرکلر میں بیان کر دیئے گئے تھے۔ رپورٹوں کی تیاری میں ان کو ملحوظ رکھا جائے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

وصایا

295

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

نمبر ۱۴۴۸۲: میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری نذیر احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۲۳ء ساکن منڈی بہاؤالدین ڈاکخانہ خاص تحصیل پھالیہ ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میرا مبلغ ایک ہزار روپیہ ربوہ میں بمد امانت جمع ہے۔ اس میں سے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۱/۵ حصہ یعنی مبلغ ۲۰۰/- روپیہ دفتر بہشتی مقبرہ وصول کرے

۲۔ زیور سونے کی ڈنڈیاں معہ جھمکیاں وزن ایک تولہ ۸ ماشے ۲ رتی قیمت مبلغ ۱۶۲/۱۲/۹ روپے زیور سونے کی انگوٹھیاں وزن ایک تولہ ۱۱ ماشے ایک رتی قیمت مبلغ ۱۹۲/۱۱/۳ روپے

۳۔ میرا ایک مکان واقعہ امرتسر بیرون دروازہ لاہوری دائم گنج کوچہ منشی عبدالعزیز ہے۔ جس کی قیمت بوقت تقسیم ملک ۴۰۰۰/- روپے تھی

۴۔ میرے خاوند کے ذمہ میرا مہر ہے۔ مذکورہ بالا تفصیلات کے علاوہ میرا کوئی اور اثاثہ نہیں ہے میری وفات کے بعد میری جو بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ہو۔ اس میں سے ۱/۵ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ حقدار ہوگی۔

الامۃ: فاطمہ بی بی
گواہ شد: منیر احمد پسر موصیہ
گواہ شد: حمید احمد پسر موصیہ

نمبر ۱۴۴۵۱: میں امام الدین ولد نیک محمد قوم کھوکھر پیشہ پنشنر عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ساکن دادو ڈاکخانہ دادو ضلع دادو صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری آمد پنشن ۴۲/۸/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمدنی ماہوار کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: امام دین ولد نیک محمد
گواہ شد: عبدالحکیم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دادو۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

14355

I give and bequeath to sadar Anjuman Ahmadiyya with my free will (to) one-tenth of my income which at present amounts £41-6-8 (forty one pounds 6 shillings and eight pence) per month

I do also give and bequeath to Ahmadiyya one-tenth part of the cost of a plot of land situated at salt pond prabiw quarters measuring 60 ft. By 60 ft which plot jown with my elder brother mr Noor Ahmad Arther. And to avoid all troubles and dis evepancies in executing this bequest after my death. I will do my atmost to pay in cash this one-tenth of cost of the plot in my life-time the vest of my bonafide property equal to one-tenth 1/10 which I have unspeafied I direct my inherit ars to dispose to the Sadar Anjuman Ahmadiyya

Jemail Arther
4 Th March 1956

Eranshma Saith
26 Feb 1956

Mumtaz Baig Arther
26 Feb 1956

کارروائی

جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کی بقیہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف کارروائی کرنے والے اشخاص کو کسی مرکزی یا مقامی عہدے پر مقرر نہ کرنے کا فیصلہ

(سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۵۷ء)

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

۲۲ مارچ کو مجلس شوریٰ کے افتتاحی اجلاس میں انتخاب خلافت احمدیہ سے متعلق قرارداد کو منظوری عطا فرمانے کے بعد جسے نمائندگان شوریٰ نے کامل اتفاق رائے کے ساتھ پاس کیا تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ نظام خلافت حقہ کو ہمیشہ قائم رکھے۔ جماعت ہمیشہ ہی اس نظام کے ذریعہ سے منظم طریق پر اپنے مال اور جان اسلام کے لئے قربان کرتی رہے تاکہ دنیا کے چپے چپے پر مسجدیں قائم ہوں ہر جگہ خدائے واحد کا ذکر بلند ہونے لگے۔ اور جلد وہ وقت آجائے کہ دنیا میں جہاں دیکھو اسلام ہی اسلام نظر آئے اور دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں خواہ وہ امریکہ ہو یا روس مسلمانوں کی تائید و حمایت کی محتاج ہوں۔ حضور نے فرمایا ہم ان ممالک کے دشمن نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ترقی کریں۔ لیکن کریں اسلام کے ذریعہ سے۔ ہمیں دنیا سے کوئی غرض نہیں ہم تو دین کی سربلندی چاہتے ہیں۔ خلافت کی اصل غرض یہی ہے کہ مسلمان دین کی خدمت اور اس کی اشاعت میں لگے رہیں۔ اگر یہ چیز حاصل ہو جائے تو ہماری غرض پوری ہوگئی۔ اگر یہ نہیں تو خلافت خلافت نہیں رہتی اور وہ ہمارے کسی کام کی نہیں اصل چیز دین کی خدمت اور اس کی سربلندی ہے۔ جو لوگ بھی خدا تعالیٰ کے نام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ظاہر کرنے والے ہوں خواہ وہ ہم سے ہزاروں سال بعد میں آئیں۔ ہمارے دل ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرے اور انہیں اپنے انعامات سے نوازے۔ آمین

نظارت علیا کی تجویز

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے نظارت علیا کی حسب ذیل تجویز کے بارے میں نمائندگان سے رائے طلب فرمائی۔

"جس شخص پر کسی وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے کا الزام ثابت ہو تو ایسے شخص کو خدمت سلسلہ کے کام سے برطرف کر دیا جائیگا اور اس کے بعد ایسے شخص کو کسی مقامی یا مرکزی عہدے پر مقرر نہ کیا جائے گا اور نہ ہی ایسا شخص مجلس شوریٰ کا ممبر بننے کا اہل ہوگا"

جملہ حاضر نمائندگان نے کھڑے ہو کر متفقہ طور پر اس تجویز کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ حضور نے نمائندگان کی متفقہ رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اس تجویز کو منظوری عطا فرمائی۔

سب کمیٹیوں کی تشکیل

سب کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ

اس کے بعد ایجنڈے کی باقی تجاویز پر غور کرنے کے لئے سب کمیٹیوں کی تشکیل عمل میں آئی نظارت بہشتی مقبرہ کی تجاویز کے لئے حضور نے گیارہ ممبران کی تعداد مقرر کی نیز فرمایا کہ لجنہ اماء اللہ کا نمائندہ بھی اس کمیٹی کا ممبر ہوگا۔ بعد ازاں حضور کی ہدایت پر مجلس شوریٰ نے اس سب کمیٹی کے لئے نام تجویز کئے۔ جنہیں حضور نے منظور فرمانے کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کو اس سب کمیٹی کا صدر اور قاضی عبدالرحمن صاحب کو سیکرٹری مقرر فرمایا۔

سب کمیٹی نظارت تعلیم

اسی طرح نظارت تعلیم کی پیش کردہ تجویز پر غور کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے گیارہ ممبران کی ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی۔ حضور ایدہ اللہ نے مکرم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کو اس سب کمیٹی کا صدر اور مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم کو اس کا سیکرٹری مقرر فرمایا

سب کمیٹی بیت المال و بجٹ تحریک جدید

صدر انجمن اور تحریک جدید کے بجٹوں پر غور کرنے کے لئے سب کمیٹی کے تقرر کے متعلق ہدایات دیتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ سب کمیٹی ۳۵ ممبران پر مشتمل ہوگی۔ جو بعد میں دو حصوں میں تقسیم ہو کر صدر انجمن اور تحریک جدید کے بجٹوں پر علیحدہ علیحدہ غور کرے گی۔ نمائندگان شوریٰ کے تجویز کردہ ۳۵ ممبران کو منظور فرماتے ہوئے حضور نے کمیٹی کے اس حصہ کا جس نے صدر انجمن کے بجٹ پر غور کرنا تھا مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو صدر اور مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال کو اس کا سیکرٹری مقرر کیا نیز فرمایا کہ سب کمیٹی کے اس حصے کے صدر جو تحریک جدید کے بجٹ پر غور کرے گی۔ وکیل اعلےٰ حافظ عبدالسلام صاحب ہوں گے اور سیکرٹری کے فرائض وکیل المال چوہدری احمد جان صاحب ادا کریں گے

سب کمیٹیوں کے تقرر کے بعد حضور نے ہدایت فرمائی کہ جو عنقریب مجلس شوریٰ کے لئے جن دوستوں کو بھی اپنا نمائندہ بنا کر بھیجیں۔ ان کے پاس مقامی امیر یا سیکرٹری کا سرٹیفکیٹ ہونا چاہیئے تاکہ معلوم ہو سکے کہ فی الواقعہ کوئی شخص جماعت کا نمائندہ ہے یا نہیں۔

اس کے بعد مجلس شوریٰ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی

رمضان المبارک میں چینی کے موجودہ کوٹا میں پچاس فیصد اضافے کا فیصلہ

لاہور ۲۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبائی حکومت نے رمضان المبارک کے دوران چینی کے موجودہ کوٹا میں پچاس فی صد اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ خیال ہے کہ اس سلسلہ میں دو ایک دن تک مناسب احکام جاری کر دئے جائیں گے۔

آج کل لاہور میں فی کس بارہ چھٹانک ماہوار کے حساب سے چینی مل رہی ہے لیکن یکم اپریل سے یہ کوٹا ایک سیر دو چھٹانک فی کس ہو جائے گا۔ مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں میں چینی کے موجودہ کوٹا کی مقدار مختلف ہے

تاہم ہر علاقہ میں اس وقت جتنی چینی مل رہی ہے۔ رمضان میں اس سے پچاس فی صد زیادہ ملے گی۔

صوبائی حکومت کے اس فیصلہ پر صرف ایک ماہ کے لئے عمل ہوگا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے تقریباً چھ ماہ قبل چینی کے کوٹا میں ۲۵ فیصدی کمی کر دی تھی۔